احسن (حصّہ ششم)

(کلید)

AHSAN Grade - 6

(KALEED)

مرتب

طٰہ النسیم

NEWVIEW
PUBLICATION

نیو ویو پبلیکیشنز پرائیویٹ لمیٹیڈ

166، چھتّہ لال میاں، سروس لائن، آصف علی روڈ، نئ دہلی-110002

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر کی بلا اجازت اس کتاب کے کسی حصّے کو چھاپنا یا الیکٹرونک، مشینی،
فوٹو کاپی یا کسی اور طریقہ سے استعمال کرنا منع ہے۔

نام کتاب	:	احسن (حصّہ ششم) کلید
		AHSAN Part-6 (KALEED)
مرتب	:	طٰہٰ نسیم
ایڈیشن	:	**2022**
ناشر	:	نیو ویو پبلیکیشنز پرائیویٹ لمیٹیڈ
		166، چھتّہ لال میاں، سروس لائن، آصف علی روڈ،
		نئی دہلی-110002

سبق-1

دعا

مولوی محمد اسمٰعیل میرٹھی کی یہ حمد انتہائی سادہ اور رواں ہے۔اس نظم میں شاعر اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرتے ہوئے کہتا ہے کہ تو نے انسان کو بن مانگے بہت ساری نعمتیں دی ہیں۔ دنیا کا ہر چھوٹا بڑا اللہ تعالیٰ کے سامنے سربسجود ہوکر اپنی ضرورتوں اور امداد کی دعا کرتا ہے۔شاعر اللہ تعالیٰ سے ایسا راستہ دکھانے کو کہتا ہے جس پر نیک بندے چل کر کامیاب ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے شاعر گمراہ لوگوں کے راستے پر نہ چلنے کا عزم کرتا ہے۔ نیک راہ پر چلنا بھی اللہ کی توفیق سے ہی ممکن ہوتا ہے۔

مشق

-1 سوچیے اور بتائیے:

جوابات

ا۔ شاعر کہتا ہے جن پر تیرا عتاب نازل ہوا اور جو اپنی راہ سے بھٹک گئے اے دنیا کے مالک۔

-2 کالم الف کے مصرعوں کو کالم ب کے مصروں سے ملائیے۔

ا۔ بے شک رحیم تو ہے رحمت نشان والے

۲۔ امداد تجھ سے چاہیں سب کا سہارا تو ہے

۳۔ رستہ دکھادے سیدھا او آسمان والے

۴۔ گمراہ ہوگئے جو اے صاحب زمانہ

۵۔ کر رحم اتنا اب تو اے قادر و توانا

-3 مذکّر و مؤنّث

مذکّر	مکان	جہاں	قرآن	رستہ	عالم
مؤنّث	آرزو	دعا	نظر	نعمت	بارگاہ

سبق-2

ہمیشہ سچ بولو

-2 جواب لکھیے۔

ا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: سچ بولنا اپنے اوپر لازم کرلو کیوں کہ سچ بولنا انسان کو نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنّت کا راستہ دکھاتی ہے۔

۲۔ سید عبدالقادر جیلانیؒ نے ڈاکوؤں کو بتایا، ''ہاں میرے پاس چالیس اشرفیاں ہیں۔

۳۔ ''میری والدہ نے مجھے نصیحت کی تھی کہ ہمیشہ سچ بولنا جسے میں کبھی نہیں بھول سکتا۔ مجھے مسلمان بن کر جینا ہے اور مسلمان کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔ میں نے سچ بولا اب چاہے اس میں مجھے نقصان ہو یا فائدہ۔''

۴۔ سردار سوچنے لگا کہ یہ لڑکا اسلام کے احکام کا کتنا پابند ہے کہ اسے اپنی جان تک کی فکر نہیں اور میں مسلمان ہوکر اپنے مالک کا حکم نہیں مانتا، جھوٹ بولتا ہوں اور خراب زندگی گزارتا ہوں۔ لعنت ہے اس زندگی پر۔

۵۔ ہمیشہ سچ بولو اور نیک بنو۔

-3 جمع لکھیے۔

ا۔ احکام، خدمات، عادات، علما، انبیا، فائدے

-4 متضاد لکھیے۔

بد، عزت، فرماں بردار، مال دار

-5 الفاظ کا جملوں میں استعمال جن سے ان کے معنٰی واضح ہو جائیں۔

ا۔ بات بات پر قَسَم مت کھاؤ۔

۲۔ یہ کس قِسم کا پھل ہے۔

۳۔ نیک لوگ ہر دَور میں رہتے ہیں۔

۴۔ تم نے شادی پر بہت پیسہ صَرف کرڈالا۔

۵۔ میں صِرف نیک لوگوں سے دوستی رکھتا ہوں۔

۶۔ یہ کوٹا پلاسٹک کا بنا ہوا ہے۔

۷۔ ڈاکوؤں نے سیٹھ جی کا سامان لُوٹا۔

۸۔ میرے پَیٹ میں درد ہورہا ہے۔

۹۔ شاکر نے ذکی کو پِیٹ ڈالا۔

سبق-3

حاتم طائی

حاتم طائی کی سخاوت کے قصّے مشہور ہیں۔حاتم طائی ہر وقت ضرورت مندوں کی مدد کے لیے تیار رہتا تھا۔اس کی اسی خوبی کی بنا پر ایک بادشاہ اس سے حسد کرنے لگا۔اور ایک دن اس نے حاتم کا مال واسباب ضبط کر کے حاتم کی گرفتاری کا حکم دے دیا۔ حاتم ایک جنگل میں جا کر چھپ گیا۔ایک روز بوڑھے میاں بیوی وہاں لکڑیاں کاٹنے آئے تو بوڑھی نے کہا اگر ہمیں حاتم مل جاتا اور ہم اس کا پتہ بادشاہ کو بتا دیتے تو بادشاہ ہمیں پانچ سو اشرفیاں انعام میں دیتا۔ حاتم نے ان کی بات سنی تو ان کی مدد کے لیے خود کو حاضر کر دیا۔اور کہا مجھے بادشاہ کے پاس لے چلو۔تبھی وہاں کچھ لالچی لوگ بھی آ گئے اور وہ حاتم کو پکڑ کر بادشاہ کے پاس لے گئے۔ بوڑھا لکڑ ہارہ بھی ان کے ساتھ تھا۔ جب اس نے بادشاہ کو بتایا کہ حاتم ہماری مدد کرنے کے لیے خود کو گرفتار کرانا چاہتا تھا تو بادشاہ بہت متاثر ہوا اور اس نے حاتم کو رہا کر دیا جبکہ بوڑھے کو پانچ سو اشرفیاں انعام میں دیں۔

مشق

1- جواب لکھیے۔

ا۔ بادشاہ نے حاکم کو ڈھونڈنے کے لیے پانچ سو اشرفیوں کا انعام رکھا تھا۔

۲۔ بڑھیا نے کہا اگر حاتم ہمیں مل جاتا اور ہم اسے بادشاہ کے پاس لے جاتے تو انعام ملتا اراس طرح جنگل کی خاک نہیں چھانتے پھرتے۔ مزے سے زندگی گزارتے۔

-2 کس نے کس سے کہا۔

۱۔ بڑھیا نے بوڑھے سے۔

۲۔ بوڑھے نے بڑھیا سے۔

۳۔ حاتم نے بوڑھے اور بڑھیا سے۔

۴۔ بوڑھے نے حاتم سے۔

۵۔ بادشاہ نے حاتم سے۔

۶۔ بوڑھے نے بادشاہ سے۔

-3 صحیح جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

۱۔ حاتم

۲۔ ضبط کرلیا

۳۔ پانچ سو

۴۔ سخت سزا دلوائی

-5 ان جملوں کے آگے (✓) یا (×) کا نشان لگائیے۔

۱۔ ✓

۲۔ ×

۳۔ ×

۴۔ ×

۵۔ ×

۶۔ ✓

6- لاحقہ 'دار' اور سابقہ 'لا' لگا کر نئے الفاظ بنائیے۔

دار: ایمان دار، مکان دار، کرایہ دار، دکان دار

لا: لاعلم، لاحاصل، لاچار، لاجواب

7- واحد لکھیے۔

خبر، سب، انعام، جنگل، قبیلہ، مصیبت، واقعہ

سبق-4

ترانہ ہندی

شاعرمشرق علامہ اقبال اردو کے بہت بڑے شاعر گزرے ہیں۔انہوں نے وطن کی محبت سے سرشار ہوکر ترانہ ہندی لکھا تھا۔ بہت سارے اسکولوں میں یہ ترانہ صبح کی دعا کے وقت بھی گایا جاتا ہے۔ چھبّیس جنوری کی پریڈ میں آپ نے اس کی دھن بھی بجتی سنی ہوگی۔اس ترانے میں علامہ اقبال ہندوستان کو تمام ممالک سے اچھا وطن کہتے ہیں۔وہ اسے باغ سے تشبیہ دیتے ہیں۔وہ ہمالیہ پہاڑ کی تعریف کرتے ہیں اور دریائے گنگا سے مخاطب ہوکر کہتے ہیں کہ اس کے کنارے کبھی ہمارے اجداد کے قافلے آکر رکے تھے۔وہ تمام ہندوستانیوں کو یہ بھی نصیحت کرتے ہیں کہ مذہب آپس میں نفرت بڑھانے کا نہیں بلکہ انسانیت کا سبق دینے کے لیے ہے۔

مشق

1- جواب لکھیے:

ا۔ اقبال نے ہندوستان کو گلستاں اوراس میں رہنے والوں کو بلبل سے تشبیہ دی ہے۔

۲۔ شاعر دریائے گنگا سے مخاطب ہوکر اسے وہ زمانہ یاددلا رہا ہے۔ جب مختلف اقوام کے قافلے دوسرے ملکوں سے آکر یہاں اترے تھے۔

۳۔ ہمارا ملک ہندوستان دنیا کا سب سے اچھا ملک ہے۔

2- اشعار مکمل کیجیے۔

ا۔ سمجھو وہیں ہمیں بھی دل ہو جہاں ہمارا

۲۔ روشن ہے جن کے دم سے رشک جناں ہمارا

۳۔ وہ سنتری ہمارا، وہ پاسباں ہمارا

۴۔ ہندی ہیں ہم وطن ہیں ہندوستاں ہمارا

-3 درج ذیل مصروں کو نثر میں لکھیے۔

ا۔ ہم اس میں رہنے والی بلبلیں ہیں اور یہ ہمارا گلستاں ہے۔

۲۔ جب تیرے کنارے ہمارا کارواں اترا۔

-4 جواب لکھیے:

ا۔ ترانہ ہندی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمارا ملک مختلف قوموں اور مذاہب کا گہوارہ ہے ہم اپنے وطن سے محبت کرتے ہیں اور مل جل کر رہتے ہیں۔

۲۔ کوئی بھی مذہب ایک دوسرے سے نفرت کی بات نہیں کرتا۔

-5 ہم معنٰی الفاظ:

قافلہ، پانی، پہاڑ، دربان

-6 درست املا:

غربت، گلشن، کارواں، اقبال، محرم

-7 متضاد الفاظ:

پردیس، بددعا، غلامی، آتش، راز فاش کرنے والا

سبق-5

کامیابی کا راز

انسان محنت کرے اور پوری ایمان داری اور لگن سے کام کرے تو کامیابی اس کے قدم چومتی ہے۔ کئی مرتبہ محنت اور ایمان داری سے کام کرنے کے باوجود انسان کے ہاتھ ناکامی لگتی ہے اور وہ مایوس ہو جاتا ہے لیکن حوصلہ مند انسان کبھی ہمت نہیں ہارتا۔ مسلمانوں کے لیے تو مایوسی ویسے بھی کفر کا درجہ رکھتی ہے۔ انسانیت کو خدا کی ذات پر بھروسہ رکھتے ہوئے اپنی محنت جاری رکھنی چاہیے۔ کامیابی اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ یہی بات شہر یار نے اپنے والد کو سمجھائی جو وقتی طور پر مایوس ہو گئے تھے۔

مشق

1- جواب لکھیے:

ا۔ انہوں نے کہا تھا بیٹے! ناکامی سے گھبرانا نہیں چاہیے۔ امید کا دامن مت چھوڑو۔ تم محنت کرو اور اللہ سے دعا کرو۔ انشاء اللہ شاندار کامیابی حاصل ہوگی۔

۲۔ ابّو خوش ہو گئے اور مایوسی دور ہو گئی۔

۳۔ انہوں نے اعلان کیا، سبھی لوگ تیار ہو جائیں ہم سب گھومنے چلتے ہیں۔

۴۔ وہ وقتی ناکامی کو بھول کر جی جان سے پڑھائی میں لگ گیا تھا اور سالانہ امتحان میں اوّل آیا تھا۔

۵۔ اگر انسان امید نہ چھوڑے اور محنت کرتا رہے تو اسے کامیابی ضرور حاصل ہوتی ہے۔

-2 جملے بنائیے:

۱۔ ابّا نے کھانے کے سامان پر اچٹتی سی نظر ڈالی۔

۲۔ موہن کی بات سن کر مجھے بھی ڈھارس بندھی۔

۳۔ احمد ایک فرض شناس بیٹا ہے۔

۴۔ والدین کی محبت سے محرومی نے اسے چڑ چڑا بنا دیا ہے۔

۵۔ شکیل کے ہونٹوں پر مصنوعی ہنسی تھی۔

۶۔ کم نمبر لانے پر مجھے بہت ملال تھا۔

-3 بریکٹ میں دیے الفاظ کے متضاد سے خالی جگہ بھریے۔

۱۔ چستی

۲۔ کامیاب

۳۔ ترقی

۴۔ خوشی

۵۔ غیر معمولی

-4 سابقے: خوب صورت، پابند

لاحقے: ایمان دار، شان دار، خاطر خواہ، آخر کار، شہر یار

سبق-6

احسان کا بدلہ

ڈاکٹر ذاکر حسین نے بچّوں کے لیے بڑی دل چسپ اور سبق آموز کہانیاں لکھی ہیں۔ انہیں کہانیوں میں 'احسان کا بدلہ' بھی شامل ہے۔ یہ ایک ایسے وفادار گھوڑے کی کہانی ہے جس نے اپنے مالک کی جان بچانے کے لیے اپنی تمام قوت صرف کر ڈالی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے پاؤں خراب ہوگئے۔ اور آنکھوں کی بینائی ختم ہوگئی۔ مالک نے سائس سے اس کی بہتر دیکھ بھال کو کہا اور خود اس کی طرف سے لاپرواہ ہوگیا۔ سائس نے بھی اس کے کھانے پینے پر توجہ نہیں دی اور ایک دن اسے گھر سے نکال دیا۔ مصیبت کا مارا گھوڑا کسی طرح اس مقام پر پہنچ گیا جہاں سے مظلوم فریاد کیا کرتے تھے۔ آخر کار شہر کے لوگوں نے گھوڑے کے ساتھ ہونے والے غیر انسانی سلوک کی سرزنش کی اور گھوڑے کے مالک کو معافی مانگنی پڑی۔

مشق

1- جواب لکھیے:

ا۔ تاجر کا گھوڑا اسے لے کر بے تحاشا بھاگا اور وہ ڈاکوؤں کی پہنچ سے بہت دور نکل گیا۔

۲۔ اس نے اسے دانہ پانی دینا بند کر دیا اور ایک روز اسے باہر نکال دیا۔

۳۔ گھوڑے کو سائس نے اصطبل سے باہر نکال دیا۔

۴۔ بھوکا پیاسا گھوڑا شہر کے اس مقام پر پہنچ گیا جہاں ایک گھنٹہ لگا ہوا تھا۔ جب بھی کسی پر ظلم ہوتا وہ اس مقام پر پہنچ کر گھنٹہ بجا دیتا اور علاقے کے ذمہ دار

لوگ اس کی فریاد سننے کے لیے وہاں جمع ہو جاتے۔

۵۔ بزرگوں نے کہا۔''تم نے اس گھوڑے کے ساتھ بہت برا سلوک کیا۔اس گھوڑے نے تمہاری جان بچائی اور تم نے اس پر ظلم کیا۔تم آدمی ہو یا حیوان۔ ہمارے شہر میں ایسا نہیں ہوتا۔ہرایک کو اس کا حق دیا جاتا ہے۔احسان کا بدلہ احسان سمجھا جاتا ہے۔

-2 جمع الفاظ کے واحد لکھیے۔

عمل،عبادت،خدمات،خبر،حق،تاجر،حکم

-3 جملے بنائیے:

ا۔ 1857ء میں انگریزوں سے جنگ کر کے مسلمانوں کو بھاری قیمت ادا کرنی پڑی۔

۲۔ خلیل کو ماسٹر صاحب نے ڈانٹا تو شرم سے اس کی آنکھیں جھک گئیں۔

۳۔ احمد آگے بڑھا اور اس نے بیمار ساتھی کے گلے میں ہاتھ ڈال دیے۔

-4 اقتباس کو فعل مستقبل میں لکھیے۔

اس شہر میں جب کوئی کسی پر ظلم کرے گا یا کسی کا مال غصب کر لے گا تو وہ اس گھر میں جا کر رسّی پکڑ کر کھینچے گا۔ یہ گھنٹہ اتنی زور سے بجے گا کہ شہر کے سبھی لوگوں کو خبر ہو جائے گی۔ گھنٹے کے بجتے ہی شہر کے نیک دل اور سچّے ہندو مسلمان وہاں جمع ہو جائیں گے اور فریادی کی فریاد سن کر انصاف کریں گے۔

سبق-7

تتلی

یہ نظم تتلی کے بارے میں ہے کہ اس کے خوب صورت رنگوں کے سبب باغ میں زینت کا احساس ہوتا ہے۔ تتلی ایک پھول سے دوسرے پھول پر بیٹھتی ہے تو بچے کو یہ دیکھ کر تعجب ہوتا ہے۔ وہ پوچھتا ہے تیری غذا کیا ہے کیا تو پھولوں کا رس پیتی ہے۔ حالانکہ بہت سارے پتنگے دیکھنے کو ملتے ہیں لیکن تتلی ان سب سے جدا ہے۔ بچّہ تتلی کو پکڑنا چاہتا ہے لیکن وہ فوراً اڑ جاتی ہے۔ بچے کی خواہش ہے کہ وہ اس کے ہاتھ آ جائے۔

مشق

1- جواب لکھیے:

ا۔ کیونکہ تتلی بہت خوب صورت ہوتی ہے اوراس کے رنگ سب سے جدا ہوتے ہیں۔

۲۔ تتلی رنگ برنگی اورچھوٹی بڑی ہوتی ہے۔قدرت نے اس کے پروں پر اس قدر حسین گل کاری کی ہے کہ ہرکوئی اس کی تعریف کرتا ہے۔ تتلی جب پھول پر بیٹھ کر اپنے پر اوپر نیچے کرتی ہے تو بہت ہی خوب صورت لگتی ہے۔

2- تشریح کیجیے:

ا۔ بچّہ تتلی سے کہتا ہے کہ تو سب سے زیادہ خوب صورت ہے اور ہم بچّے تجھ سے محبّت کرتے ہیں۔

3- شعر مکمل کیجیے۔

۱۔ کچھ تو بول اب اے بے چاری

۲۔ کلیوں کی تو ہے متوالی

۳۔ یا پریوں کی رانی تو ہے

۴۔ کیا کیا کھا کر تو جیتی ہے

5- بار بار آنے والے الفاظ:

ماری ماری، کیا کیا، پیارے پیارے

سبق-8

محمد علی جوہر

عظیم مجاہد آزادی مولانا محمد علی جوہر ہماری جنگ آزادی کا وہ کردار ہے جس نے اپنی پوری زندگی وطن عزیز کی آزادی کے لیے قربان کردی۔ محمد علی جوہر جنہیں لوگ مولانا محمد علی جوہر کے نام سے جانتے ہیں۔ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص تھے۔ انہوں نے سرکاری ملازمت چھوڑ کر وطن کی آزادی کو ترجیح دی۔ اپنے بڑے بھائی شوکت علی کے ساتھ مل کر وہ جنگ آزادی میں کود گئے۔ ان دونوں بھائیوں کی کردار سازی اور وطن سے محبت کے لیے ان کی والدہ 'بی اماں' کی تربیت کام آئی۔ محمد علی جوہر نے انگریزوں سے لڑتے ہوئے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں اور آخرکار 4 جنوری 1931ء کو لندن میں گول میز کانفرنس کے دوران ان کا انتقال ہوا۔ ان کی قبر فلسطین کے علاقے بیت المقدس میں ہے۔

مشق

1- جواب لکھیے:

ا۔ محمد علی جوہر نے ہمدرد اور کامریڈ اخبار نکالے۔

۲۔ انہوں نے وطن کی آزادی کے لیے کئی کامیاب تحریکیں چلائیں۔ انہوں نے خلافت تحریک اور ترک موالات تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ انہوں نے انگریزوں کے مظالم سے ہندوستانیوں اور غیر ملکیوں کو باخبر کرنے کے لیے اخبارات نکالے۔ وہ ایک شعلہ بیان مقرر تھے۔

۳۔ انہوں نے کہا، ''میں غلام ملک میں واپس نہیں جاؤں گا، اگر تم نے ہندوستان

کو آزادی نہیں دی تو پھر مجھے یہاں میری قبر کے لیے جگہ دینی ہوگی۔''

۴۔ ان کا انتقال 4/جنوری 1931ء کو لندن میں ہوا اور پندرہ دن بعد بیت المقدس فلسطین میں دفن کیا گیا۔

2- خالی جگہ میں مناسب الفاظ بھریے۔

۱۔ والدین

۲۔ انگلستان۔

۳۔ غلام

۴۔ کامریڈ

۵۔ رہنما

3- صحیح جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

۱۔ علی برادران کی والدہ

۲۔ کامریڈ

۳۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ

۴۔ ہندوستانی عوام کو جوش دلانا۔

4- املا درست کیجیے۔

رہنما، حوصلہ، نظر بند، اصطبل، تحریک، خلافت

5- ان الفاظ سے جملے بنائیے۔

۱۔ قوم کو تمام <u>مسائل</u> کا مردانہ وار مقابلہ کرنا چاہیے۔

۲۔ آخر امجد کو اس کے <u>مقصد</u> میں کامیابی ملی۔

۳۔ مولانا ابوالکلام آزاد ایک مخلص رہنما تھے۔

۴۔ یہاں تمہاری حیثیت مہمان کی سی ہے۔

۵۔ تعلیم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

۶۔ مجاہدین آزادی کو انگریزوں نے نظر بند رکھا۔

-6 پانچ اسم خاص۔

۱۔ عابدہ بیگم

۲۔ شوکت علی

۳۔ علی گڑھ

۴۔ انگلستان

۵۔ ہمدرد

سبق-9

قدرت کا کھیل

اس نظم میں بارش کی منظرکشی کی گئی ہے جو واقعی قدرت کا کھیل معلوم ہوتی ہے۔آسمان سے پانی برستا ہے تو ندی نالے بھر جاتے ہیں۔کھیت دلدل کی مانند لگتے ہیں۔ جب بارش ضرورت سے زیادہ ہو جاتی ہے تو یہ تکلیف دہ ہو جاتی ہے۔کئی مرتبہ برسات اتنی ہو جاتی ہے کہ سیلاب کی شکل میں تباہی مچا دیتی ہے۔لوگوں کو جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ایسا لگتا ہے چاروں طرف صرف پانی ہی پانی ہے۔

مشق

1- جواب لکھیے۔

ا۔ بارش کے موسم میں چیزیں بھیگی بھیگی لگتی ہیں۔ ہر طرف پانی نظر آتا ہے۔

۲۔ ہر انسان کے لب پر دہائی ہوتی ہے۔

۳۔ قدرت کا یہ کھیل بڑا نرالا ہے۔پانی رحمت کے بدلے زحمت معلوم ہوتی ہے۔

2- نظم کی بنیاد پر جملوں کے سامنے (✓) یا (×) کا نشان لگائیے۔

ا۔ ✓

۲۔ ×

۳۔ ×

۴۔ ✓

3- مصرعے مکمل کیجیے۔

ا۔ ندی نالے جل تھل جل تھل

۲۔ کھیت اور وادی دل دل

۳۔ رحمت آئی آفت بن کر

۴۔ نعمت آئی آفت بن کر

۵۔ پانی اوپر پانی نیچے

4- ہم قافیہ الفاظ لکھیے۔

جل	تھل
رحمت	زحمت
قدرت	نعمت
نالے	جالے
گھر	پر
نیچے	پیچھے

5- متضاد لکھیے۔

اگنی، رحمت، بوڑھا، دبائے، اندر

سبق-10

حضرت عروہ بن زبیرؓ

یہ سبق حضرت عروہ بن زبیرؓ کی قوت ایمانی اور بہادری پر ہے۔ان کے پاؤں کے زخم میں زہر پڑ چکا تھا جسے کاٹا جانا تھا۔ جرّاحی کرنے والے جرّاح نے انہیں مشورہ دیا کہ آپ شراب پی لیجیے تاکہ درد کا احساس ختم ہو جائے۔ لیکن انہوں نے شراب پینے سے انکار کرتے ہوئے کہا اللہ کا ذکر ہی میرے لیے شفایاب ہوگا۔ جرّاح نے پہلے گوشت کاٹا پھر آری سے ٹانگ کاٹی لیکن حضرت عروہ بن زبیر اللہ کا ذکر کرتے رہے۔ جب تکلیف ناقابل برداشت ہوگئی تو وہ بے ہوش ہو گئے۔

مشق

-1 جواب لکھیے:

ا۔ مریض کا پاؤں جنگ میں زخمی ہو گیا تھا اور اس میں زہر پڑ گیا تھا۔

۲۔ جراح نے مریض کو شراب پینے کے لیے اس لیے کہا تاکہ اسے درد کا احساس نہ ہو۔

۳۔ انہوں نے لوگوں کو واپس جانے کے لیے کہا اور بولے اس تکلیف کے وقت اللہ کا ذکر میرے لیے شفا کا سبب بنے گا۔

۴۔ تکلیف کی شدت سے مریض کے چہرے پر کرب کے آثار نمایاں تھے۔ اور وہ بے ہوش ہو گئے۔

۵۔ مریض کا نام عروہ بن زبیرؓ تھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہؓ کے پوتے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے نواسے تھے۔

-2 خالی جگہ میں بریکٹ سے مناسب لفظ بھریے۔

ا۔ لیٹا

۲۔ مخاطب

۳۔ تیل

۴۔ ذکر

۵۔ نواسے

3- کس نے کس سے کہا؟

ا۔ جراح نے حضرت عروہ بن زبیرؓ سے کہا۔

۲۔ حضرت عروہ بن زبیرؓ نے جراح سے کہا۔

۳۔ حضرت عروہ بن زبیرؓ نے اپنے کٹے ہوئے پاؤں کو دیکھ کر کہا۔

4- اسم اور صفت الگ کیجیے۔

اسم: دمشق، خون، آلات

صفت: جاں باز، بہادر

سبق-11

نمکولی

کہانی انسان اور درخت کے بیچ رشتوں کی ہے۔ حاذق نام کا یتیم بچہ اپنے گھر کے سامنے لگے نیم کے درخت سے بہت محبت کرتا ہے۔ حاذق کی چاچی اس بچّے اور نیم کے درخت سے بہت جلتی ہیں۔ اور حاذق کے ساتھ برا برتاؤ کرتی ہیں۔ حاذق ان کے رویّے پر حیران تو ہوتا ہے لیکن شکایت نہیں کرتا۔ وہ اسکول سے آنے کے بعد زیادہ وقت نیم کے درخت کے نیچے گزارتا ہے اور کئی امراض سے محفوظ رہتا ہے۔ ایک دن چاچی اس درخت کو کٹوانے کا فیصلہ کرتی ہیں تو حاذق بہت روتا ہے۔ اتفاق سے اسی وقت چاچی کے بیٹے کے دانت میں درد ہونے لگتا ہے۔ آس پاس کوئی ڈاکٹر نہیں تھا تو ایک بزرگ نیم کے ذریعہ علاج تجویز کرتے ہیں۔ وہ نیم کے درخت کے بہت سارے فائدے بتاتے ہیں۔ چاچی کا بچّہ ٹھیک ہو جاتا ہے اور انہیں احساس ہوتا ہے کہ وہ اتنے کارآمد درخت کو کٹوانے والی تھیں۔ اس دن انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا اور انہوں نے نیم کے درخت کو دعائیں دیں۔

مشق

-1 جواب لکھیے۔

ا۔ جمّن چاچا نے نیم کی پتیوں اور چھال کو اُبال کر ان کا لیپ بنا کر فیض کے دانتوں پر لگا دیا۔

۲۔ نیم کی مسواک کرنے والوں کے دانت خراب نہیں ہوتے۔ اس کی پتیاں کھانے سے خون صاف ہوتا ہے۔ نیم کے تیل سے کئی ڈاکٹری دوائیں بنتی ہیں۔

۳۔ جی ہاں چاچی نے نیم کا درخت کٹوانے کا فیصلہ بدل دیا۔

۴۔ نیم سے خون صفا دوائیں بنائی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ نیم کا صابن بنتا ہے۔نیم کا ٹوتھ پیسٹ بھی آتا ہے۔

۵۔ نیم واقعی اللہ تعالیٰ کی خاص نعمت ہے۔اس کے سبھی حصّے ہمارے کسی نہ کسی کام آتے ہیں۔ یہ ہوا کو صاف رکھتا ہے۔اس کی پتیوں سے خارش اور خون کی خرابی دور ہوجاتی ہے۔ اس کی مسواک سے درختوں اورمنہ کے امراض نہیں ہوتے۔نمکولی کئی امراض کی دواہے۔ اس سے جو تیل بنتا ہے وہ کئی دواؤں میں استعمال ہوتا ہے۔

-2 بریکٹ سے صحیح لفظ چنیے۔

۱۔ غم

۲۔ مرحومہ

۳۔ کم بخت

۴۔ بےتحاشہ

۵۔ زہریلے

-3 بریکٹ میں دیے گئے الفاظ کے متضاد لکھیے۔

۱۔ بےکار

۲۔ دعا

۳۔ ناراض

۴۔ معصوم

۵۔ کم بخت

۶۔ غروب

-4 بریکٹ میں دیے ہوئے الفاظ کے واحد لکھیے۔

۱۔ مرض

۲۔ مصیبت

۳۔ تکلیف

۴۔ مرض

۵۔ دوا

5- درست لفظ لکھیے۔

۱۔ سہارا

۲۔ ناراض

۳۔ معصوم

۴۔ منحوس

۵۔ بےتحاشا

۶۔ اتفاق

6- مثال کے مطابق صفت اور موصوف کے مرکّب بنائیے۔

قد	اونچا
موذی	کیڑا
سایہ	پیڑ
مہلک	مرض
موسم	سہانہ
معصوم	دل
نمکولی	میٹھی

سبق-12

گرمی کا موسم

اس نظم میں شاعر نے موسم گرما کا ذکر کیا ہے۔شاعر کہتا ہے کہ گرمی اتنی شدید ہے کہ جسم میں آگ سی لگتی محسوس ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ پرندے بھی پتیوں میں منہ چھپائے ہوئے ہیں۔ گرمیوں میں دھول بھری آندھیاں چلتی ہیں۔ بگولے اٹھتے ہیں۔ جھاڑیوں میں جگنو چمکتے ہیں۔جولوگ موسم سرما سے پریشان تھے وہ گرمی کے آنے سے خوش ہیں۔

مشق

-1 جواب لکھیے۔

ا۔ گرمیوں میں گرم کپڑوں اور لحاف گدوں کی ضرورت نہیں پڑتی۔ نہ ہی محنت مزدوری کرنے میں دقت ہوتی ہے۔اس لیے شاعر اسے غریبوں کا موسم کہتا ہے۔

۲۔ گرمیوں میں چلنے والی گرم ہوا کو لُو کہتے ہیں۔

۳۔ موسم گرما میں بار بار پیاس لگتی ہے۔بغیر پنکھے کے رہا نہیں جاتا۔ گرم ہوا کے جھکّڑ اور لُو سے حالت خراب ہوجاتی ہے۔

-2 درج ذیل جملے نظم کے جن مصرعوں کی وضاحت کرتے ہیں ان مصرعوں کو لکھیے۔

ا۔ جب ناقابل برداشت گرمی ہوتی ہے تو جسم میں آگ لگتی محسوس ہوتی ہے۔

۲۔ گرمی میں اس قدر پسینہ بہتا ہے کہ انسان پونچھتے پونچھتے پریشان ہوجاتا ہے۔ سر سے پاؤں تک انسان پسینے میں بھیگ جاتا ہے تو ایسا لگتا ہے کہ پسینے کا دریا بہہ رہا ہے۔

۳۔ گرمی میں غریبوں کو گرم کپڑوں اور آگ وغیرہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ معمولی کپڑوں میں گزارہ کرلیتے ہیں۔ گرمی میں کئی سستے پھل اور سبزیاں بھی میسّر ہوجاتی ہیں۔اس لیے شاعر اسے غریبوں کا موسم کہتا ہے۔

3- (✓) کا نشان لگائیے۔

ا۔ گرمی میں

۲۔ پرندے

4- الفاظ کے معانی لکھیے۔

الفاظ	معنٰی
انسان	بشر
گرمی	موسم گرما
شادماں	خوش
جھونکے	ہوا کے دھکّے
جھکّڑ	آندھی
نالاں	رنجیدہ

5- متضاد الفاظ پر (✓) کا نشان لگائیے۔

ا۔ خوش

۲۔ موسم سرما

۳۔ دوپہر

6- مترادف الفاظ پر دائرہ بنائیے۔

بدن	جسم
نالاں	پریشان
بادل	گھٹا

سبق-13

ہماری زمین

یہ سبق ہماری زمین (دنیا) کے بارے میں ہے کہ یہ کس طرح وجود میں آئی ہے۔ سائنس دانوں کے مطابق پہلے یہ گردش کرتی ہوئی گیسوں کا گولا تھا۔ آہستہ آہستہ یہ سکڑنا شروع ہوئی۔ اس میں جو سب سے بھاری چیزیں تھیں وہ اس کے اندر چلی گئیں اور جو ہلکی تھیں وہ باہر کی طرف جمع گئیں۔ زمین ٹھنڈی ہونی شروع ہوئی تو کروڑوں سال پہلے اس کی وہ پرت بنی جس پر ہم رہتے ہیں۔ زمین ہمیشہ حرکت میں رہتی ہے۔ یہ پرت در پرت پلیٹوں سے بنی ہے جو ہر سال معمولی کھسکتی رہتی ہیں۔ کبھی دباؤ کی وجہ سے وہ زیادہ کھسک جائیں تو زمین پر زلزلے آتے ہیں یا آتش فشاں پہاڑ تباہی مچاتے ہیں۔ زمین کے خشک حصوں کو برّاعظم اور تری کے حصوں کو بحراعظم کہتے ہیں۔

مشق

-1 جواب لکھیے۔

ا۔ ابتدا میں زمین گردش کرتی ہوئی گیسوں کا بہت بڑا ڈھیر تھی۔

۲۔ کروڑوں سال پہلے زمین کی سطح ٹھنڈی ہو کر ٹھوس پپڑی بن گئی۔

۳۔ یہ پپڑی پندرہ سولہ کلومیٹر موٹی ہے۔

۴۔ کروڑوں سال پہلے تمام برّاعظم ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے۔ زمین کے اندر زبردست قوتوں نے باہر کی سطح کو جگہ جگہ سے پھاڑ دیا۔ اس طرح براعظم بن گئے۔

۵۔ زمین کے اندر یا باہر ہونے والی تبدیلیوں سے زمین کے نیچے کی پلیٹیں ایک دوسرے سے ٹکرا جاتی ہیں یا دور ہٹ جاتی ہیں۔ ان پلیٹوں کی حرکت کے ردعمل کے سبب زلزلے آتے ہیں۔

۶۔ زمین میں جہاں بھی نرم شگاف ہوں وہاں سے پگھلی ہوئی چٹانیں باہر آجاتی ہیں اسے لاوا کہتے ہیں۔

۷۔ آتش فشاں کی راکھ میں کئی قسم کی دھاتیں ہوتی ہیں۔

2- خالی جگہوں میں مناسب الفاظ بھریے۔

۱۔ بھاری

۲۔ گیس

۳۔ اوپر

۴۔ جڑے

۵۔ ابل

3- متضاد لکھیے۔

۱۔ پھیلنا

۲۔ ٹھنڈک

۳۔ جمنا

۴۔ نرم

۵۔ ہلکا

4- صحیح کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (×) کا نشان لگائیے۔

۱۔ ✓

۲۔ ×

۳۔ ×

۴۔ ✓

۵۔ ×

5- واحد کے جمع اور جمع کے واحد۔

چکّروں

گیس

مراکز

چٹانوں

چھلکوں

حصّے

چیز

قوتیں

6-

فوراً،ضمناً،یقیناً

سبق-14

لغت: الفاظ معنیٰ کا ذخیرہ

مشق

-1 جواب لکھیے:

ا۔ لغت میں معنیٰ کے علاوہ الفاظ کا تلفّظ، واحد ہے یا جمع، مذکّر ہے یا مؤنّث اسم ہے یا فعل وغیرہ بتایا جاتا ہے۔

۲۔ اگر کوئی لفظ دوسرے لفظ کے ساتھ استعمال ہوا ہے تو ایسے لفظ کو مرکّب لفظ کہتے ہیں۔

۳۔ لغت میں الفاظ معنیٰ ہوتے ہیں اور درسی کتاب میں اسباق ہوتے ہیں۔

۴۔ لغت میں کسی لفظ کا مطلب ڈھونڈنے کے لیے حروف تہجّی کے اعتبار سے دیکھنا پڑتا ہے۔ اگر ہمیں لفظ 'حمد' دیکھنا ہے تو اسے 'ح' میں تلاش کریں گے اس کے بعد 'ح' میں 'م' کہاں ملتا ہے اسے دیکھیں گے۔

-2 دیے گئے الفاظ لغت میں کس ترتیب سے آئیں گے۔

امتیاز، جماعت، فراہم، مسرت، معقول

-3 سوچیے آپ لغت ہوتے تو اپنا تعارف کس طرح پیش کرتے۔

مجھے لغت کہتے ہیں۔ آپ مجھ میں ان الفاظ کے معنیٰ ڈھونڈ سکتے ہیں جو آپ کو معلوم نہیں۔ اس کے علاوہ آپ کو یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جو لفظ آپ استعمال کر رہے ہیں وہ مذکّر ہے یا مؤنّث، وہ اسم ہے یا فعل یا صفت۔ میں یہ بھی بتاتی ہوں کہ کون سا لفظ کس زبان سے لیا گیا ہے۔

-5 دیے گئے الفاظ کی تذکیر و تانیث لغت دیکھ کر لکھیے اور اعراب لگائیے۔

مذکّر انعام قمر تختہ مضمون

مؤنّث کتاب لغت جماعت مسرّت

-7 **فجائیہ** الفاظ:

شاباش!، بہت خوب!، درست!

سبق-15

مٹّی کا دیا

الطاف حسین حاؔلی اردو کے بہت بڑے ادیب اور سر سید احمد خاں کے ساتھیوں میں سے تھے۔ انہوں نے امت مسلمہ میں ترقی کی تحریک پیدا کرنے کے لیے بہت اچھی اچھی نظمیں لکھیں۔ انہوں نے بچوں کے لیے بھی نصیحت آموز نظمیں لکھ کر ان کی زبان کے ساتھ ساتھ اچھے اخلاق کی تربیت بھی کی۔ ان کی انہیں نظموں میں سے ایک یہ مٹی کا دیا بھی ہے۔

شام کے وقت ایک بڑھیا نے گھر سے باہر سڑک کے کنارے ایک مٹّی کا دیا لا کر رکھ دیا تا کہ وہاں سے گزرنے والے راہ گیر ٹھوکر کھا کر گر نہ جائیں اور بآسانی وہاں سے گزر جائیں۔ شاعر اس دیے کا مقابلہ محلوں میں جلنے والے ان جھاڑ فانوسوں سے کرتا ہے جن کی روشنی صرف محلات کے اندر تک رہتی ہے اور وہ باہر اندھیرے میں سفر کرنے والوں کی کوئی رہنمائی نہیں کرتی۔ شاعر ان روشنی کے میناروں (Light House) کی تعریف کرتا ہے جو سمندر میں جہازوں کو راستہ دکھاتے ہیں اور ان کی مدد سے ملاّح اپنے راستے کا تعیّن کرتے ہیں۔

مشق

-2 جواب لکھیے:

ا۔ دوسرے کے ساتھ بھلائی کے لیے ہمیں اس کی صحیح رہنمائی کرنی چاہیے۔

۲۔ محلوں کے اندر روشنی ہے جبکہ باہر اندھیرا گھپ ہے۔

۳۔ روشنی کے مینار کی مدد سے ملاّحوں کے بیڑے سمندر سے اپنی منزل کی جانب چلے جاتے ہیں۔

-3 راستے سے گزرنے والے لوگ اور پردیسی اندھیرے میں ٹھوکر نہ کھائیں اور سبھی چھوٹے بڑے راستے میں آسانی کے ساتھ گزر جائیں۔

4- اس نظم سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں ہمیشہ دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنی چاہیے۔

5- جملوں کے سامنے (✓) یا (×) کا نشان لگائیے۔

ا۔ ×

۲۔ ✓

۳۔ ✓

۴۔ ✓

6- نیچے دیے ہوئے الفاظ کے الگ الگ معنیٰ لکھیے۔

چاہ	اس چاہ کا پانی صاف ہے۔
چاہ	اس کی چاہ ہے کہ وہ انعام جیتے۔
سدا	سدا سچ بولو۔
صدا	کسی نے اس کی صدا نہیں سنی۔
نسب	ان کا نسب شاہی خاندان سے ملتا ہے۔
نصب	یہ پتھر اوپر نصب کردو۔
سحر	جادوگر نے اس پر سحر کردیا۔
سحر	سحر کے وقت پرندے سب سے پہلے بیدار ہوتے ہیں۔
سود	اسلام میں سود لینا یا دینا حرام ہے۔
سود	یہ کام سودمند رہا۔
قلم	میرے قلم کی نب خراب ہوگئی۔
قلم	مالی نے گلاب کی قلم لگادی۔

7- جملوں میں استعمال کیجیے۔

راہ گیر: کہیں کوئی راہ گیر ٹکرا نہ جائے۔

سرخ رُو: ہمارے جنرل سرخ رو ہو کر لوٹے۔

ملاح: ملاّح جہاز کو طوفان سے نکالنے میں کامیاب ہو گئے۔

آفاق: اس آفاق میں نیک انسان آج بھی موجود ہیں۔

سبق-16

جان ہے تو جہان ہے

اچھی صحت اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے۔ اگر انسان صحت مند ہے تو وہ اپنا ہر کام بخوبی انجام دے سکتا ہے۔ وہ محنت ومشقت کر سکتا ہے جبکہ کمزور انسان جلدی تھک جاتا ہے۔ بعض طلبا، بیماری یا خرابیِ صحت کے سبب اچھے نمبر حاصل نہیں کر پاتے۔ کہتے ہیں کسی کے پاس خوب دولت ہو لیکن اس کی صحت خراب ہو تو یہ دولت اسے خوشیاں نہیں دے سکتی۔ انسان کو اپنی صحت کی قدر کرنی چاہیے۔ اور بری عادتوں سے بچنا چاہیے جو صحت کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ بے وقت اور اعتدال سے زیادہ کھانا، بیڑی سگریٹ یا تمباکو کا استعمال، بہت چکنائی والے اور مصالحہ دار کھانے صحت کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ صحت کے لیے ورزش اور حرکت والی زندگی بہتر ہے بہ نسبت آرام پرستی اور کاہلی کے۔

مشق

2- جواب لکھیے:

۱۔ غذا اگر مناسب نہ ہو اور اعتدال سے نہ کھائی جائے تو صحت خراب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

۲۔ جو طلبا، صحت مند ہوتے ہیں۔

۳۔ تندرست آدمی خوب محنت کر سکتا ہے۔ تندرست انسان کا ذہن بھی تندرست ہوتا ہے۔ اس لیے وہ کوئی بھی کام بخوبی انجام دے سکتا ہے۔ وہ زندگی کی خوشیوں سے بھی محظوظ ہو سکتا ہے۔

۴۔ بیمار شخص خوشیاں حاصل نہیں کر پاتا۔ خراب صحت کے سبب اس کا بیمار جسم اور تھکا ہوا دماغ اس کی کامیابی میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔ وہ زیادہ محنت ومشقت بھی نہیں کر پاتا۔

۵۔ ورزش کرنے سے دوران خون صحیح رہتا ہے۔ انسان چستی سے اپنے کام انجام دیتا ہے اور جسم بھی سڈول رہتا ہے۔

-3 صحیح قول کے سامنے (✓) اور غلط قول کے سامنے (×) لکھیے۔

ا۔ ✓

۲۔ ×

۳۔ ✓

۴۔ ×

۵۔ ✓

-4 بریکٹ میں دیے الفاظ کے متضاد لکھیے۔

ا۔ خوش قسمت

۲۔ مضر

۳۔ طاقت ور

۴۔ کمی

۵۔ مقدم

٦۔ تازی

-5 واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیے۔

واحد		غذا	شخصیت	فائدہ		شخص	
جمع	شعبہ جات		طلبا،	اعضا	لطائف	اقوال	اموات

-6 حرف عطف "وٗ" لگا کر مرکب الفاظ بنائیے اور انہیں جملوں میں استعمال کیجیے۔

مال وزر: اصل خوشی مال وزر اکٹھا کرنے میں نہیں اچھی صحت میں ہے۔

تندرست وتوانا: حامد ایک تندرست وتوانا شخص ہے۔

سیر وتفریح: ہم علی الصبح سیر وتفریح کے لیے نکل گئے۔

قدر و قیمت: بیمار ہو کر ہی صحت کی قدر و قیمت کا احساس ہوتا ہے۔

اصل وقواعد: کامیاب زندگی کے لیے کچھ اصل وقواعد ہیں، جن پر عمل لازمی ہے۔

-7 سابقے اور لاحقے چھانٹ کر معانی لکھیے۔

سابقے:

بے فائدہ: جس سے فائدہ نہ ہو

ہم کنار: سابقہ پڑنا

ناقدری: جس کی قدر نہ کی جائے۔

لاحقے:

عطا کردہ: جو کسی کو دی گئی ہو۔

کارآمد: فائدہ مند

طاقت ور: قوت والا

-8 مرکب اضافی

لطائفِ زندگی

خرابیِ صحت

اعضاءِ جسمانی

سبق-17

حکایت

شیخ سعدی بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں۔ انہوں نے انسانوں کی بھلائی کے لیے دو کتابیں گلستاں اور بوستاں لکھیں جو سیکڑوں سال سے مدارس میں پڑھائی جارہی ہیں۔ ان کتابوں میں بہترین حکایات جمع کردی ہیں۔ انہیں پڑھ کر انسان روزمرہ زندگی میں رہنمائی حاصل کرسکتا ہے۔

اس حکایت میں شیخ سعدی ایک انصاف پرور اور نیک بادشاہ تکلہ کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ سب کے ساتھ انصاف کرتا تھا۔ اسی کے ساتھ وہ بہت عبادت گزار بھی تھا۔ ایک مرتبہ اس نے ایک بزرگ سے کہا میں حکومت چھوڑ کر صرف اللہ کی عبادت میں مصروف رہنا چاہتا ہوں۔ بزرگ نے اسے مشورہ دیا لوگوں کے ساتھ انصاف کرنا، ان کی مدد کرنا اور ظالموں کو سزا دینا بھی اللہ کی عبادت ہے اور اللہ ان لوگوں سے بہت خوش ہوتا ہے جو اس کے بندوں کے ساتھ بھلائی کرتا ہے۔ تسبیح اور مصلّے سے بہتر نیکی انسانوں کی خدمت اور انصاف کو عام کرنا ہے۔ عبادت کا اپنا ہی ثواب ہے لیکن اللہ کی مخلوق کی خدمت زیادہ بڑا کارِ ثواب ہے۔

(نوٹ اس سبق میں مشق نہیں ہے)